السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تراویح باجماعت مسجد میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نماز تراویح باجماعت مسجد میں پڑھ سکتے ہیں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غصہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تراویح کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ جائز بلکہ سنت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں جماعت سے تراویح کی نماز پڑھائی ہے۔ چونکہ نزول قرآن کے زمانہ میں فرض ہونے کا اندیشہ تھا۔ اس لیے مصلحتاً ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا۔ مندرجہ ذیل حدیثیں اس کے ثبوت میں کافی وشافی ہیں :

(۱) عن جبیر بن نفیر عن أبی ذر قال صمنا مع رسول اللیہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبعٌ من الشھر فقام بنا حتی ذھب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی الثالثة وقام بنا فی الخامسة حتی ذھب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو نفلتنا بقیة لیلتنا ھذہ فقال إنہ من قام مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلة ثم لم یقم بنا حتی بقی ثلاث من الشھر فصلی بنا فی الثالثة ودعا أھلہ ونساء ہ فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح قلت لہ ما الافلاح قال السحور رواہ الخمسة وصححہ الترمذی

(۲) عن عائشة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فصلی بصلاتہ ناس (منتقیٰ) ثم صلی الثالثة فکثر الناس ثم اجتموا من اللیلة الثالثة أو الرابعة فلم یخرج إلیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما أصبح قال رأیت الذی صنعتم فلم یمنعنی من الخروج الیکم إلا أنی خشیت أن تفترض علیکم وذلک فی رمضان (متفق علیہ) وفی روایة قال کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان باللیل اوزاعاً یکون مع الرجل الشی من القران فیکون معہ النفر الخمسة أو السبعة أو أقل من ذلک أو أکثر یصلون بصلاتہ فخرج إلیھم بعد أن صلی عشاء الاخرة فاجتمع إلیہ من فی المسجد فصلی بھم وذکرت القصة بمعنی ما تقدم غیر ان فیھا انہ لم یخرج إلیھم فی اللیلة الثانیة (رواہ احمد)

(۳) وفی صحیح مسلم أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلة فی جوف اللیل فصلی فی المسجد وعلی رجال بصلاتہ فاصبح الناس فتحدثوا فاجتمع أکثر منھم فصلی فصلوا معہ فاصبح الناس فتحدثوا فکثر أھل المسجد من اللیلة الثالثة فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بصلاتہ فلما کانت الرابعة عجز المسجد عن أھلہ حتی خرج لصلوة الصبح فلام قضی الصلوٰة اقبل علی الناس فتشھد ثم قال أما بعد فانہ لم نخف علیٰ مکانکم ولکن خشیت ان تفترض علیکم فتعجزوا عنھا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والأمر علی ذلک

والحاصل ان الذی دلت علیہ أحادیث الباب وما یشابھما وھو مشروعة القیام فی رمضان والصلوٰة فیہ وفرادی نقم الصلاة المسماة بالتراویح علی عدد معین وتخصیھا بقرأة مخصوصة لم یرد بہ سنة (نیل الاوطار)

عبارت مذکورہ کا مطلب آپ سمجھتے ہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ نزول وحی کا زمانہ تھا اور یہ عبادت خدا کو محبوب ہے، کہیں فرض نہ ہو جائے، اور فرض ہو جانے کے بعد امت کے لیے بڑی دشواری آئے گی۔ اس لیے آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا، جیسا کہ احادیث مذکورہ اور دیگر روایات سے پتہ چلتا ہے۔ (مولانا) عبد السلام بستوی شیخ الحدیث مدرسہ ریاض العلوم دہلی، اہل حدیث دہلی جلد نمبر ۴ ش ۱۳)

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد 02

محدث فتویٰ